

مارے نوجوانوں کی توانائی کو بروئے کار لانے اور اس کا استعمال مارے ملک کے معاشرے کو ترقی یافتہ معاشرہ بنانے کے لئے کیا جانا اے م۔: صدر جم۔ وری۔ ند

Posted On: 20 SEP 2017 7:48PM by PIB Delhi

نئی دہلی، 20 ستمبر 2017، صدر جمہوریہ ہند جناب رام ناتھ کووند نے آج نئی دہلی (20 ستمبر 2017) کو جیسس اینڈ میری کالج کے جشن طلائی کی افتتاحی تقریب سے خطاب کیا۔

اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ جیسس اینڈ میری کالج کے جشن طلائی کی تقریبات کا افتتاح کرنا، ان کے لئے اعزاز کی بات ہے۔ اس ادارے نے نئی دہلی اور ہمارے ملک میں تعلیم کے کار کو فروغ دینے میں زبردست تعاون دیا ہے۔ پانچ دہائیوں سے اس ادارے نے دوشیزاؤں کو نادیہ دیوار گرانے کی تعلیم دے کر تیار کیا ہے تاکہ وہ اپنے مضمرات کو بروئے کار لاسکیں اور معاشرے اور معیشت میں اپنا قابل قدر تعاون دے کر تعمیر قوم کا حصہ بن سکیں۔

صدر جمہوریہ ہند نے کہا کہ عیسائی برادری - جس کی تاریخ بھارت میں ۲۰۰ سال پرانی ہے اور جس نے ہماری مالا مال ثقافت میں کافی تعاون دیا ہے، تعلیم کے شعبے میں اپنے لئے ایک خصوصی مقام پیدا کیا ہے۔ مشنری ادارے جیسا کہ یہ ایک ادارہ ہے، علمیت، لگن اور محنت پر مبنی تدریس اور تعلیمی عمدگی کی علامت بن چکے ہیں۔ یہ بالکل معقول بات ہے کیونکہ تمام مذاہب اپنی اصل کے لحاظ سے ہمیں یہی تعلیم دیتے ہیں کہ ہم پڑھیں آگے بڑھیں اور علم کی ذریعے بصیرت حاصل کریں اور اس کی مدد سے بہتر انسان بنیں۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ تعلیم کا مقصد محض علم حاصل کرنا نہیں ہے۔ وہ تو محض ایک ابتدائی مرحلہ ہوتا ہے۔ اس سے کہیں زیادہ اہم بات یہ ہے کہ ایک شخص جو علم حاصل کرتا ہے، اسے وہ ہم میں سے پچھڑے اور نادار افراد کی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کرے۔ صحیح معنی میں تعلیم یافتہ وہ افراد نہیں ہیں، جو ڈگریاں بٹورتے ہیں بلکہ صحیح معنی میں تعلیم یافتہ افراد تو وہ لوگ ہیں جو ان ڈگریوں اور ان میں مضمر علمیت کا استعمال ہمارے معاشرے میں، معمار قوم بننے کے لئے کرتے ہیں۔ جیسس اینڈ میری کالج، دیگر اداروں کے لئے ایک نمونہ ہے۔ یہ بات از حد مسرت کی ہے کہ اس کالج نے اپنے جشن طلائی میں اپنی ہم سائیگی میں واقع، این ڈی ایم سی اسکول کو اپنا شراکت دار بنایا ہے اور اس اسکول اور اس کے بچوں کی ترقی کا راستہ ہموار کیا ہے۔ یہ سماج کو اپنی جانب سے کچھ دینے کی ایک قابل ستائش مثال ہے۔ دیگر کالج بھی اس کی تقلید کر سکتے ہیں۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ بھارت کثیر النوع تبدیلیوں کے عمل سے گزر رہا ہے۔ ہم قدیم تہذیب ہونے کے باوجود نوجوان ہیں۔ 21 ویں صدی کے نصف حصے میں دنیا کے کسی دیگر ملک کے مقابلے میں، ہمارے ملک میں، سب سے زیادہ تعداد میں، نوجوان افراد ہوں گے۔ یہ بات از حد اہم ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی توانائی کو بروئے کار لایا جائے۔ اس کا استعمال ہمارے ملک کو ایک ترقی یافتہ معاشرے میں بدلنے کے لئے کیا جائے۔ اس عمل میں تعلیم کی بنیادی اہمیت ہے۔ اس کے لئے تعلیم تک رسائی اور تعلیم کی کوالٹی، دونوں اہم امور ہیں۔

صدر جمہوریہ نے کہا کہ معیشت کی نوعیت اور کام کاج کے مقام کا تصور، دونوں بدل رہے ہیں۔ چوتھے صنعتی انقلاب اور ڈیجیٹائزیشن نیز روبوٹکس میں ہونے والی پیش رفت، مخصوص طرز کے پیشوں کو فرسودہ بنادے گی اور متعدد دیگر مواقع بھی فراہم کرے گی۔ تاہم ہمارا معاشرہ ان ڈرامائی تبدیلیوں سے خود کو کس طرح ہم آہنگ کرتا ہے، اس کا انحصار، اس عمل پر ہوگا کہ اعلیٰ تعلیم ہمارے سرکردہ ادارے، جیسے کہ جیسس اینڈ میری کالج ایک ادارہ ہے، اپنی جانب سے کیسا ردعمل پیش کرتے ہیں۔ ہمیں اپنے اعلیٰ تعلیمی نظام کو ترقی دینی ہوگی اور جہاں تک ممکن ہو سکے، اسے مستقبل کے تقاضوں کے مطابق ڈھالنا ہوگا۔ ہمارا تعلیمی بنیادی ڈھانچہ، ہمارا نصاب اور تدریس کے طریقے، ایسے ہونے چاہئیں، جو 21 ویں صدی کے تقاضوں کی تکمیل کرسکیں اور ہم وقت رو نما ہونے والی تبدیلیوں سے خود کو ہم آہنگ رکھنے کی صلاحیت کے حامل ہوں۔

